Registered No. L 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

افتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۵) مطبوعہ ۱۱ نومبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

دیسی کلیسیا اور یورپین مشنری صاحبان

ہم ایک واعظ کے چند مفید اور جواب طلب سوالات درج اخبار کرتے ہیں۔ ہمارے ناظرین اُن کو پڑھکر بڑے محظوظ ہونگے۔ چونکہ واعظ صاحب چاہتے ہیں کہ اِن سوالوں کے جواب مشنری لوگ دیں تو اِس حالت میں ہماری طرف سے جواب دینا اُن کی منشاء کے مطابق ہوگا۔

اوّل۔ اگر کوئی مسیحی جماعت جس پر ہمارا کچھ اختیار ہو اپنا خود انتظام کرنے کے لئے تیار ہو جاوے تو ہم بڑی خوشی سے اُس جماعت کو اپنے اختیارات سے آزاد کرینگے۔

دوئم۔ ہم اُن کے گرجاگھر کے بنانے اور پاسبان کے مقرر کرنے میں کوئی دخل نہ دینگے۔ البتہ اگر ہم اُس جماعت میں شامل ہوں تو ہم اپنے حقوق بحیثیت ایک شریک کے طلب کرینگے۔

سوم۔ ہم بہت چاہتے ہیں کہ جہاں کہیں مسیحی جماعت ہو بشارت کا کام وہ جماعت نہایت شوق سے اپنے سر پر اُٹھالے تاکہ یہہ مبارک کام والنٹری طور پر سرانجام پائے۔ بلکہ ہماری رائے تو یہہ ہے کہ موجودہ بازاری گرجاگھر بھی کلیسیاؤں کے سپرد کئے جاویں۔ موجودہ سٹیشنوں میں سے ہمارا ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا لینا ذرا ناممکن سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ بشارت کے کام کے سوائے مشن کی طرف سے اور بھی کئی کام جاری ہیں لیکن ہماری رائے میں یہہ بات نہایت ضروری ہے کہ جس بشارت کے کام کا کلیسیائیں ذمہ اُٹھالیں اُس میں اگر مشنری لوگ حصہ لیں تو بحیثیت ایک شریک کے دیگر شرکاء کی مانند حصہ لے لیں۔

چہارم۔ اِس کا جواب آچکا ہے کیونکہ اوپر کے بیان کے مطابق ہمارا جواب اثبات میں ہے۔ ہم بدل و جان بھائی سمجھکر مدد دینے کے لئے تیار اور مستعد رہینگے۔

پنجم۔ باقی رہا کلیسیاؤں کا انتظام۔ اُس کی نسبت دو صورتیں ہیں اول یہہ کہ اگر اُن کلیسیاؤں کا ذکر ہو جو پہلے خود مختار نہ تھیں اور اس حالت میں کسی خاص انتظام کے مطابق مقرر کی گئیں تو بروقت آزاد ہونے کے اُن کے انتظام کی تبدیلی بشرطیکہ انجیل کے خلاف نہ ہو شاید خدا کے جلال کا باعث نہ ہوگا۔ البتہ اگر وہ جماعت یک دلی سے کسی دوسرے انتظام کو قبول کرے جو اُن کی سمجھ میں انجیل کے مطابق ہے اور ایسے مکان اور زمین کو استعمال کرے جس کا تعلق کسی مشن سے نہ ہو تو اُس کو پورا اختیار ہے اور اُس حالت میں مفید بھی ہوگا لیکن اگر اُن کلیسیاؤں کی نسبت دریافت کیا جاتا ہے جو شروع ہی سے خود مختار ہیں تو بالکل ضروری اور لازم ہے کہ جس انتظام کو جماعت انجیل کے زیادہ مطابق سمجھے اُسی کو بے روک ٹوک قبول کرنا اور اُس پر عمل کرنا چاہئے۔

لودیانہ مشن کا سالانہ جلاس ۱۰ نومبر سے شروع ہو گیا ہے۔ اوّل روز محض دعائی جلسے ہوتے رہیں گے۔

نور افشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ اڈیٹر
پادری۔ یچ۔ گولکناتھ صاحب ، پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب ، پادری۔ پی سی اوپل صاحب } ایڈیٹرز

ایک ریمارک

سلف سپورٹ مضمون پر اس قدر خامہ فرسائی ہوئی ہے کہ اُس کا ایک دفتر بن سکتا ہے اس مضمون کے تعلق ایک پارٹی فیلنگ نظر آتی ہے۔ ایک تو وہ پارٹی ہے جو غالباً مشنری صاحبان کے پروردہ اور انہیں کے خوشامدگو ہیں اور اُن کو مشنری صاحبان سے علیحدہ کرنا شاق گذرتا ہے۔ وہ ہمیشہ مشنری صاحبان کے اوصاف کے راگ الاپتے اور ہندوستانیوں کی ہجو کرتے رہتے ہیں۔ اگر دیکھا جاوے تو ایسے اشخاص کا سابقہ ہندوستانیوں سے پڑا ہی نہیں ہے۔ اُنہوں نے جب سے ہوش پکڑی مشن احاطہ کی کھڑکیوں سے باہر جھانکا ہی نہیں۔ بلکہ اپنے اپنے گھر بیٹھے محض ٹکڑوں کی نگرانی کرتے رہتے ہیں اور منبع فیض یعنے مشن کے سینگ پکڑے رہتے ہیں۔ بھلا ایسوں کی رائے جو ٹکڑہ کما کھانے کی غرض سے اپنی شخصیت اور انسانیت کو بھی مٹا ڈالتے ہیں پبلک میں کیا وقر رکھ سکتی ہے۔ باقی رہی دوسری پارٹی وہ بھی اپنی آزادی کے گھمنڈ میں۔ اور آزادی بھی بے طرح قسم کی اعتدال کی حد میں قایم نہیں رہتے بلکہ تجاوز کر کے اپنی رائیوں کے بہتو میں سب کچھ بہائے جانا چاہتے ہیں ان دونوں قسم کے لوگوں سے خدا ہمکو بچاوے ٭

یکے از ناظرین۔

ہمارے کارسپانڈنٹ نے جو کچھ اوپر بیان کیا ہے بالکل صحیح ہے۔ کسی گذشتہ پرچہ کے اڈیٹوریل نوٹ میں اس کا کچھ ذکر کیا گیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ سلف سپورٹ کے مضمون کے تعلق بہت کچھ بے مزگی پھیل رہی ہے۔ یہہ مسلہ ہے کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجا کرتی ہے لہذا مضمون لکھتے ہوئے ہمکو یہہ امر تسلیم کر لینا چاہیے کہ اگر ہندوستانیوں میں کوتاہیاں ہیں تو مشنری صاحبان بھی نقایص سے مستثنےٰ نہیں ہیں۔ یہہ کہنا ہرگز درست نہیں ہے کہ ہم کو اس موجودہ زمانہ میں غیر ممالک مشنری صاحبان کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ دوسری پارٹی کا یہہ کہنا درست ہے کہ ہندوستانیوں کو ذمہ واری نہ دینا چاہئے۔ ہمکو غیر ممالک مشنری صاحبان کی فی زمانہ اشد ضرورت ہے۔ تعلیم اور ہسپتال وغیرہ کا کام اُنکے سپرد ہے جس کے لئے غیر ملکوں سے سرمایہ بہم پہنچایا جاتا ہے اور جس کا انتظام وہ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں جس سے سوشل اور ملکی فایدہ متصور ہے اس لئے ہم کو زیبا نہیں کہ اپنے نفع کی خاطر ملک کی بربادی چاہیں بلکہ حتی الوسع اُن کی داد دیتے ہیں ٭ مگر ساتھ ہی ہندوستانیوں کا بھی اپنے ملک میں بھاری کام ہے۔ اور وہ کام اشاعت اور تلقین کا ہے۔ اس فرض منصبی کو جس طرح اس ملک کے لوگ ادا کرینگے غیر ممالک کے لوگ ہرگز ادا نہیں کر سکتے۔ مگر افسوس یہہ ہے کہ اکثر ہندوستانی مسیحیوں نے اس طرف کم توجہ دی ہے۔ اُنہوں نے تاحال اس اہم کام کو اپنا مفہوم نہیں کیا ہے اور نہ اپنی طرف سے اس کام کو چھیڑا ہے۔ جو کچھ اب تک ہندوستانی مسیحیوں سے ہوا ہے وہ غیر ممالک مشنوں کے تعلق ہو کر ہوا ہے۔ اور جو کچھ مدد مشنوں کو اُنکے ذریعہ پہنچتی ہے وہ قابل تحسین ہے۔ ہاں یہہ بھی سچ ہے کہ مشنوں میں ایسے ملازمان بھی موجود ہیں جو محض پرائے کے نفع کے خواستگار ہیں اور مشنری صاحبان کے پانوں دھو دھو کر پی لینا ہی اپنی زندگی کا اصلی مدعا سمجھتے ہیں مگر عموماً ہندوستانی مشن کے مددگاران نے جو کام اشاعت اور تلقین کا کیا ہے وہ کچھ کم گنتی میں شمار نہیں ہے بلکہ یہہ کہنا بھی مبالغہ نہیں ہوگا۔ کہ اشاعت اور تلقین کے کام کا بوجھ زیادہ اُنہوں نے ہی اُٹھایا ہے اور اُنہی کی معرفت زیادہ عیسائی ہوئے ہیں۔ بلکہ ہم یہہ بھی اعادہ کرتے ہیں کہ آج کل پنجاب کے زیادہ معزز عیسائی جو ملک کے زیب اور فخر کا باعث ہو چکے اور اب بھی بہت موجود ہیں اُن کی سرگذشت اُن کے اپنے منہہ سے سنو اور وہ یہہ ضرور بتائینگے کہ اُن کے دلوں میں پہلا بیج اثر کا کسی دور افتادہ ہندوستانی مسیحی نے ہی ڈالا۔ یہہ از حد دینیات اور احسان فراموشی میں داخل ہے جو ہر وقت ہاتھ دھو کر بیچارے ہندوستان کے پیچھے لگے رہنا اور اُن کو نالایق بتلاتے رہنا اور چین بچبین ہوتے رہنا۔ ہاں نالایق بھی موجود ہیں اور وہ کہیں موجود نہیں یہہ بھی ہم جانتے ہیں مگر اس جگہہ ہم یہہ جتانا چاہتے ہیں کہ آج تک جو کچھ ہندوستانی مسیحیوں کے ذریعہ ہوا ہے اُس کے لئے ہم کو تہ دل سے شکر گذار ہونا چاہئے۔ اور شکر گذاری ہی کیا بلکہ اُن کی کارگذاریں جو بہت ہی پابندیں اور قیدوں کے درمیان ہوئیں ہمارے لئے آیندہ زیادہ حوصلہ دلانے کا باعث ہیں۔ پھر یہہ کیونکر کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی مسیحی نالایق ہیں ہم کو اس قسم کی نکتہ چینی کا استحقاق نہیں ہے خصوصاً جبکہ ہم کو اُن کے کام کے نتیجوں سے استفادہ حاصل ہے۔ ہمارے کارسپانڈنٹ کا کہنا سچ ہے کہ یہہ ایسوں ہی کا کام ہے جو اپنی ذاتی آدمیت اور شخصیت کو ٹکڑہ کی خاطر الوداع کہہ چکے ہیں۔ اور جن کا ایمان و اقعی اور چلو بانی ہی میں بہہ گیا ہے۔ خیر اب گڑے مُردے کی ہڈیاں نکالنا عبث ہے۔ اب تو ہمارا سامنا اصلی سلف سپورٹ مسئلہ سے آن پڑا ہے اس پر ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ مگر ہمارے کارسپانڈنٹ کی

اِدھر اُدھر کی چند باتیں

(۱) روح کو ناجایز اور نامناسب افعال سے تکلیف پہنچتی ہے چاہیئے کہ انسان اس کو رنجیدہ نہ کرے +

(۲) شریفانہ اعمال اور خدا کی پیروی کرنے میں روح پاک کو ہمیشہ خوشی حاصل ہوتی ہے +

(۳) وہ دولت کس کام کی جس سے کسی کا بھلا نہ ہو +

(۴) دنیا میں دایمی یادگار کوئی چھوڑنا چاہیئے نیکی سے بڑھکر کوئی نہیں۔ نیکی کے مقابلہ میں تمام یادگاریں ہیچ ہیں نیکی ہی ایسی یادگار ہے جس کے قیام کے لئے دوسروں کا محتاج نہیں ہونا پڑتا +

(۵) ہر ایک کا خواہ کسی مذہب کے خیالات کا ہو فرض ہے۔ کہ جو کچھ اُس کو خدا کیطرف سے عنایت ہوا وہ اُس کی قدر کرے اور ہر ایک نعمت کا جو اُسے حاصل ہوئی ہے عمدگی سے استعمال کرے تاکہ انجام بخیر ہو +

(۶) تعلیم یافتہ اُسی صورت میں کسی سوسائٹی کے لئے برکت کا باعث بن سکتے ہیں جب اُن کے بیرونی اندرونی اخلاق بھی درست ہوں +

(۷) بڑی ضرورت ہے کہ ہر انسان کے دل میں نیک خیال جاگزین رہیں جب ہی وہ کاملیت کے زینہ پر چڑھ سکیگا +

(۸) پروفیسر ہیکسلر کا قول ہے کہ جو شخص اخلاق کے برخلاف کوئی فعل کرے اُسے کسی نہ کسی وقت ضروری سزا ملتی ہے

(۹) وہی کرو جو تمہیں درست معلوم ہو اور کہو وہی جو تمہیں سچ معلوم ہو +

(۱۰) جو کرو اسکو دنیاوی حاکموں کو دکھانے کے لئے نہ کرو بلکہ جو کرو اُس کے نتیجہ کو خدا سے طلب کرو +

(۱۱) پروفیسر جان سٹورٹ بلیکی کا قول ہے کہ دولت۔ طاقت آزادی۔ صفائی صحت کی اسقدر ضرورت نہیں کہ جس قدر عمدہ چال چلن کی +

(۱۲) جس کا چال چلن درست نہیں وہ غلاموں کا غلام ہے

(۱۳) بہ حیثیت مجموعی وہی قوم فخر کے قابل ہے جس کے افراد یا ممبر نیک چلن ہوں +

(۱۴) سب سے پہلی کوشش یہہ ہے کہ انسان اپنی عادت کو درست اور اپنی خصلت کو پاک بناوے اور اپنی مرضی پر نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے تابع رہے +

(۱۵) جسمانی طاقت خواہ کتنی ہووے مگر وہ فضول گر دولت اخلاق سے بہرہ نصیب نہ ہو +

(۱۶) وہ انسانی زندگی جو اخلاق سے بے بہرہ ہو پتھر سے مشابہت رکھتی ہے +

(۱۷) سب مذہبی بزرگوں اور ریفارمروں کی عزت دلکر ہے مگر المسیح جو سب سے پاک بزرگ تھا زیادہ تاں بلکہ بہت ہی زیادہ عزت کئے جانے کے لایق ہے +

(۱۸) وہ جو ہمیشہ کی خوشی کا راستہ بتاتا اُس کی پیروی کی تلاش کرنی چاہیئے +

(۱۹) دنیا میں کوئی فرد بشر نہیں ہوا جسے معافی کی ضرورت نہیں مگر عجیب خبر یہہ ہے کہ یسوع مسیح گنہگاروں کو معافی دینے کو تیار ہے +

(۲۰) اپنے آپ کو ناتجربہ کاروں کی غلطیوں پر غور کرا کر بھی اپنی غلطیوں کو درست کرنا چاہیئے +

(۲۱) ہر انسان کا فرض ہے کہ ایسی کتب کا مطالعہ کرے جن سے روحانی معلومات کا ذخیرہ بہم پہنچا سکے اور دین اور دنیاوی کاموں میں آپ کو لایق بنا سکے +

(۲۲) تمام انسانوں کو پہلے محنت کرنا اور پھر انتظاری کرنا چاہیئے تبھی عمدہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے +

الراقم۔ بی۔ اے شرف۔ از بھیرہ

موجودہ طریق منادی
قابلِ اصلاح

نورافشاں مطبوعہ ۵ اگست ۹۵ء میری نظر سے گذرا اور ایک مضمون یعنے موجودہ طریق منادی قابلِ اصلاح پر نظر پڑی۔ چونکہ مدت سے میں خود اِس مضمون پر سوچا کرتا اور دل ہی دل میں بحث کیا کرتا تھا۔ اس کو دیکھتے ہی بے اختیار ہو گیا اور ایک ایک سطر بڑی غور سے پڑھا۔ فی الحقیقت جو کچھ آپکی رائے بابت اصلاح ہے بہت ہی واجبی اور معقول ہے۔ لیکن بڑی حیرت اس بات سے ہے کہ ضرور آپنے لکھنے سے پہلے خوب اس مضمون کو سوچا ہوگا۔ کیونکہ ایسے مضمون قلم برداشتہ نہیں لکھے جاتے۔ تو کیوں نہ وہی نتیجہ واحد آپکے بھی دل میں پیدا ہوا جس نے مدت سے مجھ کو اس مضمون پر قلم طرازی کرنے سے روک رکھا ہے + اور آپ پر یہہ بھی واضح ہو کہ میں ہندوستان کے ایسے حصہ میں رہتا ہوں جہاں کہ باشندے ہی اہل زبان اردو کہلاتے ہیں اور ہر طرح کی علم فلسفہ منطق اور طب میں فضیلت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اِس لئے آپ سمجھ سکینگے کہ مناد وں کی کم استعدادی مجھ پر کتنا زیادہ اثر ڈالتی ہوگی +

اب میں آپ کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ لایق مناد جیسے کہ آپ کی رائے ہے کیوں نہیں ملتے۔ کیا ہندوستان میں ایسے قابل عالم۔ زبان دان اور رسا لوگ نہیں ہیں لیکن یہہ کہنا تو محض لغو ہے پھر اگر ہیں تو کیوں نہیں ملتے + کیا اُن کا علم و فضل و اخلاق اُن کو اہل ہند کی بھلائی اور اپنے خداوند کے احکام کی بجا آوری کو روکتا ہے۔ ہر گز نہیں اُن کو اس خدمت سے باز رکھنے کی صرف ایک ہی وجہ ہے جس کے لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں اُس کو آپ خود جانتے

ہونگے +

کیا کوئی آدمی ٹوکری ڈھوتے ڈھوتے اور گھاس چھیلتے چھیلتے عالم و فاضل ہوسکتا ہے - کیا رومن اُردو یا اُردو کی مبتدیوں کی چند کتابیں پڑھکر اور ٹوٹی پھوٹی انجیل پڑھنا سیکھکر اور اپنے دل میں یہہ سمجھکر کہ سب کچھ مسیح سے اشارہ ہے کوئی آدمی صاحب زبان یا فصیح البیان ہوسکتا ہے - یا ننگے سر نہار منہہ پتلون انگریزی انگرکھا یا اچکن بنگالی ٹوپی جائنٹ سری پہنکر آدمی رسا ہوسکتا ہے -

آپ عموماً مناددوں کی تنخواہ جانتے ہونگے جو ۱۵-۱۸-۲۱- یا حد درجہ ۲۴ روپیہ ہوتے ہیں جس میں ہر سال جینا مرنا دکھ بیماری اور پرے دو میاں بیوی خود آپ اور کم سے کم چار یا زیادہ جہاں تک ہوسکے اپنی بیوقوفیوں کا ڈھیر اب بتلائیے کہ کیا کوئی عالم دور اندیش تجربہ کار اس بات کو پسند کریگا کہ ملازم مشن ہوکر (اس سے مناد بننا مراد نہیں ہے کیونکہ ہر ایک مسیحی خداوند کا منادی اول خود دنیا میں تماشا بنے اور دوم اپنے پارۂ جگر کا خود اپنے ہاتھ سے گلا گھونٹ کر کاکہا گا کہا پڑھنا سکھلاوے)

جناب من اس کا بندوبست جب ہی ممکن ہے جب پہلے کچھ مناددوں کی تنخواہ کا بندوبست کیا جاوے - اس وقت میری نظر میں چند اشخاص ہیں جو نہایت فعلم اور صاحب فہم ہیں - مگر صرف کم تنخواہ کی وجہہ سے کھلم کھلا ہر وقت ہر قسم کی جماعت سے منادی نہیں کرسکتے ورنہ فی الحقیقت منادی کی روح اُن میں ہے میری رائے میں یہہ ہرگز خدا کو بھی پسند نہ آویگا کہ آدمی دیدہ و دانستہ اپنے خاندان اور اولاد کو ہلاکت میں ڈالے صرف اِس وجہہ سے کہ کافی روپیہ نہونے سے اُن کو جاہل رکھے جوان ہونہار پودوں کو جن کو کہ اگر معقول تعلیم دیجاوے تو معلوم نہیں کہ پھر وہ دنیا پر کیسے کیسے سایہ دار پھلدار بیج استوار درخت ہونگے جن کی بدولت بہرصورت ملک اور قوم کی فراخ حالی متصور ہے +

کیا آپ اس کا روحانی جواب دینے کی جرأت کرینگے - اُمید تو نہیں ہے ورنہ دیکھا جاویگا +

راقم
ایک مسیحی از اودھ

یورپین مشنری اور دیسی کلیسیا

ہم اس بات کے قایل ہیں - کہ تمام مسیحی مشنوں کا مدعا روحوں کی نجات ہے - نیز کہ دیسی کلیسیا اپنے پاؤں پر کھڑی ہو - اور اپنا انتظام خود کرے - اور یورپین کلیسیا سے سوائے آپس کی محبت کے لینے دینے میں قرضدار نہ ہوں - اگر میری عرض گستاخی میں داخل نہ ہو - تو میں یہہ بھی کہونگا - کہ یورپین مشنریوں کا یہی مدعا ہوگا - اور یہی ہونا چاہئے - کہ ہندوستان میں دیسی مسیحی کلیسیا قایم ہو - نہ کہ چرچ آف انگلینڈ - یا بپٹسٹ - یا پرسبٹیرین - میتھوڈسٹ وغیرہ +

میں فرض کرتا ہوں - کہ یہی صورت ہے - اور ضرور یہی ہونا چاہئے - تاکہ خداوند یسوع کو جلال ہو - نہ کہ مشنوں کو - اور مشنریوں کو - ضرور ہے کہ وہ بڑہتے رہیں گھٹیں +

سوائے میرے بزرگان مشنری صاحبان - کیا آپ اِس بات کے واسطے تیار ہیں کہ میرے اِن چند سوالوں کا جواب دیں ؟

سوال اوّل - کیا اگر کسی جگہہ کے مسیحی اِسبات کے کرنے کو تیار ہوں - کہ وہ اپنا انتظام آپ کریں - تو آپ اُنہیں آزاد کریں گے ؟

سوال دوم - کیا اگر کسی جگہہ کے دیسی مسیحی اپنا گرجا آپ بنادیں - اور اپنا پاسٹر آپ مقرر کریں - تو آپ اُس میں دخل تو نہیں دینگے ؟ +

سوال سوم - کیا اگر کسی جگہہ کے دیسی مسیحی بشارت انجیل کا ذمہ اپنے ذمہ لیویں - تو آپ اپنا ڈیرہ ڈنڈا وہاں سے اُٹھا لینگے ؟ +

سوال چہارم - کیا ایسی جگہہ پر آپ اپنا مناد تو نہیں بھیجینگے ؟ تاکہ آپس میں کسی قسم کی گڑبڑی یا خرابی نہو +

سوال پنجم - کیا ایسے لوگوں کو اپنا بھائی سمجھکر دعاؤں اور نیک صلاحوں سے مدد دینگے ؟ +

سوال ششم - کیا آپ وہاں اس بات کا جھگڑا رگڑا تو شروع نہیں کردینگے - کہ یہہ لوگ ہماری ہی کلیسیا کے اصول اور قوانین پر چلیں - اور انجیل کے اصول اور قوانین کی فکر نہ کریں ؟ +

مہربانی سے نورافشاں کے ذریعہ ہندوستان کے اور خصوصاً نورتھ ویسٹ اور پنجاب کے مشنوں کے مشنری اس کا جواب ۱۵ دسمبر ۱۹۰۹ء سے پیشتر دویں - کیونکہ یہہ نہایت ضروری سوال ہیں +

یہہ مجھے اس واسطے لکھنے پڑے - کہ کالکا میں دیسی کلیسیا اور دیسی گرجا ہے - جس کا کسی مشن سے واسطہ نہیں - کیا سیٹسٹ مشنری اپنا ڈیرہ ڈنڈا وہاں سے اُٹھا سکتے ہیں یا نہیں - اگر نہیں تو اس کا جواب ہم سمجھ دینگے + ایسے ہی اگر مسوری آباد بستی الہ آباد کے دیسی مسیحی جن کا تعلق مشن سے کچھ نہیں - اپنا انتظام آپ کرنا چاہیں - تو کیا کوئی یورپین مشنری چرچ آف انگلینڈ یا کوئی دوسرا فورن چرچ اُس میں دخل نہیں دینگے +

میں نے مختصر طور پر یہہ چند سطریں لکھی ہیں - جواب آنے یا نہ آنے پر انشاء اللہ ۱۵ دسمبر کے بعد مفصل لکھونگا -

خاکسار - واعظ

از ناج پور سٹیٹ - نورتھ ویسٹ

+ + +

+

دینی خبریں

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جاچکی ہی ۲ر نومبر کو انبالہ شہر میں لودیانہ پرسبٹیری کا جلسہ فراہم ہوا۔ پرسبٹیری کا پہلا دن دعا و عبادت میں خرچ کیا گیا۔ اُن جلسوں کا پروگرام یہہ تھا +

۲ر نومبر کو ۱۰ بجے صبح سے ۱۲½ بعد دوپہر تک۔

(۱) شکر گذاریاں۔ تمام مہربانیوں کے واسطے جو خدا نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔ ۵۰ زبور ۲۳ نیا ترجمہ حاشیہ۔ خاص خاص باتیں ظاہر کی گئیں جن کی نسبت دعا کی گئی

(۲) ناکامیابی کا اقرار۔ اِس مضمون کے متعلق بتلایا گیا کہ خادم الدینوں کی کامیابی صرف اس میں نہیں ہی کہ وہ بہت سے بپتسمے دویں یا بہت سا چندہ جمع کرلیویں بلکہ اس میں کہ لوگ گناہ کی زندگی سے پھر کر مسیح کی صورت پر ڈہلتے جاویں۔ خواہ خادم الدین اور کتنی ہی باتوں میں کامیاب نہو اگر اُس سے یہہ مقصد پورا نہ ہو تو اُس کی زندگی کامیابی کی زندگی نہیں کہلائی جاسکتی +

اِس کے متعلق ناکامیابی کے سبب بتلائے گئے +

(۱) اِس مبارک اور بھاری کام کو خدا کی طرف سے قبول نہ کرنا بلکہ ایک دنیاوی پیشہ بنالینا +

(۲) اپنی طرف دیکھنا اور اپنی لیاقت اور خوبیوں پر بھروسہ کرنا اور کامیابی کے لئے محض خدا کی طرف نہ دیکھنا +

(۳) کسی معلومہ گناہ اور کمزوری کو نہ چھوڑنا +

(۴) تصدق اور سرگرمی کی کوتاہی۔

۲½ بجے بعد دوپہر سے ۴ بجے شام تک

بہتر چیزوں کی تمنا۔

(۱) ایسی تمنا کی بنیاد۔

(الف) خدا کے وعدے۔

(ب) خدا کی قدرت۔ روح القدس +

۶ بجے شام سے ۷½ بجے رات تک +

(۲) وسایل جو ایسی ایسی تمناؤں کے حاصل کرنے میں مستعمل ہونا چاہئے +

(۱) بائبل کا مطالعہ +

(۲) دعا +

۳ر نومبر ۸ بجے صبح سے ۹½ بجے صبح تک +

حالات و شرایط خدمت۔

(۱) ہم میں زندگی ہونا اوروں میں زندگی کا باعث ہی +

(۲) تقدیس +

(۳) تصدق یعنے اپنا سب کچھ اوروں کے لئے خرچ کرنا +

اس کے بعد گیارہ بجے پرسبٹیری کا جلسہ کارروائی کے لئے شروع ہوا۔ اِس میں بہت سے رزولیوشن قرار پائے اِن میں سب سے ضروری اور عمدہ رزولیوشن یہہ تھا کہ پرسبٹیری فیلڈ میں غریب مسیحیوں کے لڑکوں کے لئے پادری طالب الدین کے زیر نگرانی ایک بورڈنگ سکول بنایا جاوے +

لودیانہ کی پرسبٹیری میں سیلف سپورٹ کی بابت بہت کچھ ترقی ہوتی جاتی ہی۔ پرسبٹیری کی حدود کے اندر قریبًا ہر ایک کلیسیا نے اپنے اپنے پاسبان رکھ لئے ہیں چھ کلیسیاؤں میں سے تین یعنے لودیانہ۔ انبالہ شہر اور ڈیرہ دون بالکل سیلف سپورٹ ہیں۔ انبالہ شہر کی کلیسیا نے تو بڑی ہی ہمت کی ہی وہاں صرف چند گھرانے مسیحیوں کے ہیں مگر وہ اپنے پاسبان کی پوری تنخواہ دیتے ہیں۔ ہم لودیانہ پرسبٹیری کی اس کوشش کے لئے خدا کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور پرسبٹیری کو مرحبا کہتے ہیں +

ہم کو یہہ سنکر خوشی ہوئی ہی کہ لاہور کی کلیسیا بھی پاسبان کو حاصل کرنے میں کوشش کررہی ہی۔ اُس نے لودیانہ پرسبٹیری کے ایک خادم الدین کے پاس پھر کال بھیجا ہی۔ ہمکو اُمید ہی کہ خادم الدین موصوف اُس کلیسیا کی بہتری اور ترقی کے لئے کال کو منظور کرلیں گے۔

لودیانہ کی کلیسیا نے ۹۵-۱۸۹۴ء میں کل ضروریات کیلئے الصہ ۹۰۱؍ ۳ روپیہ چندہ دیا +

ہندوستان کی لارڈس ڈے یونین کی سنٹرل کمیٹی نے درخواست کی ہی کہ ۱۳ر نومبر ۱۸۹۵ء کے اتوار کو تمام عبادتخانوں میں خداوند کے دن کے ماننے کے متعلق وعظ و نصیحت کی جاوے۔ ہم تمام پاسبانوں اور خادم الدینوں کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ اُس روز سبت کے متعلق وعظ کرنا نہ بھولیں +

پھر ہم اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ نومبر کا اتوار مقرر کیا گیا ہی کہ اس روز کل ہندوستان کی بیداری کے لئے دعا مانگی جاوے۔ پچھلے سال دسمبر کا دوسرا اتوار یعنے ۱۲ر دسمبر کا اتوار اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ شکر خدا کا کہ یہہ دن بہت سی برکتوں کا باعث ہوا ہی یقین ہی کہ اگر ۲۷ نومبر کا اتوار بھی مناسب طور پر خداوند کے حضور میں کاٹا جاوے تو بہت ہی برکتوں کا باعث ہوگا یقین ہی کہ اگر ۲۷ نومبر کا اتوار بھی مناسب طور پر خداوند کے حضور میں کاٹا جاوے تو بہت سی برکتوں کے لانیوالا ہوگا۔ ہم ایسے موقعے کو غنیمت جانیں اور نہایت ہی عاجزی اور ایمان کے ساتھ ایک دل ہوکے خداوند کے حضور میں آویں تاکہ وہ ہمارے ملک کی حالت پر رحم فرماوے اور روحانی بارش کو کثرت سے بھیجکر قحط سالی کو دور کرے +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن نومبر ۲ - امیر البحران متفقہ کینڈیا نے ترکی گورنر کو مطلع کیا ہے کہ ہم چوتھی تاریخ کو تمام قلعے اور چوکیوں پر قبضہ کرینگے - ترکی فوج کو جو ابتک کریٹ میں موجود ہے - کہا گیا ہے کہ دفعتاً خالی کر دیویں +

پشاور نومبر ۳ - کمبر خیل جرگہ بھی پہنچ گیا ہے - اغلباً جنرل اجرٹن اور مسٹر مکننگھام بات چیت کرینگے - اور آخری فیصلہ کرینگے - تمام جرگہ پورے کے پورے ہیں +

لنڈن نومبر ۳ - امیر البحروں کی کارروائی کے باعث ترک جلد جلد کریٹ کو خالی کر رہے ہیں +

تیس آسٹرین جہازی سپاہی پیکن میں وزارت کی حفاظت کے لئے پہنچ گئے ہیں +

پونا - نومبر ۳ - رپورٹ کی گئی ہے کہ حال میں شہر ستارا میں لگاتار بڑی بڑی چوریاں ہوئی تھیں جن کا پتہ پولیس مدت سے لگا نہ سکی - کچھ دیر کے بعد صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ضلع کے سپاہیوں کو شہر میں تبدیل کیا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کئی اشخاص گرفتار کئے گئے اور سزایاب ہوئے +

تحقیقات کے وقت چوروں نے شہر کی پولیس کا شامل ہونا بتلایا - اُنہوں نے بیان کیا کہ چوریاں پولیس کے سکھے سکھائے ہوئیں اور چوری کا مال بھی اُنہوں نے بانٹ کھایا ہے - مزید تحقیقات کے بعد بعض پولیس کے سپاہی گرفتار کئے گئے - اُن کا چالان کیا گیا - ایک کو ۲ سال قید ہوئی ہے اور باقیوں کو اٹھارہ ماہ کی سخت سزا ہوئی ہے - یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ ستارا کا چیف ہیڈ کانسٹبل چوروں کو اپنے ہاں پناہ دیتا رہا ہے اور مال مسروقہ میں سے حصہ لیتا رہا ہے - مگر ابتک اِس تحقیقات کا نتیجہ نہیں نکلا ہے +

لنڈن نومبر ۴ - اخبار ڈیلی نیوز کا پیرس کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ فرانس کی وزارت کی مجلس نے فشودہ سے آجانے کا فیصلہ کیا ہے +

سرکاری طور پر بھی پیرس میں بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ فرانس نے فشودہ کو خالی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے +

لنڈن نومبر ۴ - جرمن اور روس کے اخبارات امریکہ کے مطالبہ کی جو وہ جزائر فلپائن کے الحاق کی نسبت کر رہا ہے مخالفت کر رہے ہیں +

لنڈن نومبر ۴ - آج انٹرنیشنل فوج نے قلعہ کینیا کا قبضہ کر لیا ہے اور انگلینڈ - اٹلی - فرانس اور روس کے جھنڈے مقام کینیا کے ترکی سرکاری دفاتر پر کھڑے کئے گئے ہیں - سوائے پوسٹ آفس اور ٹیلیگراف آفس کے کہ جن پر قبضہ کیا گیا ہے +

بنگلور نومبر ۴ - کل شہر میں ۶۳ واردات اور ۲۷ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے اور چھاؤنی میں ۱۸ واردات ہوئی ہیں +

لنڈن نومبر ۵ - چونکہ ترکوں نے عملی طور پر کریٹ کو خالی کر دیا ہے طاقتہائے یورپ رضامند ہوئی ہیں کہ ایک چھوٹا سا دستہ ترکی فوج کا جزیرہ میں رہے تاکہ سلطان کی حکومت کا نشان اُس جگہ قایم رکھے +

روس نے باقاعدہ تجویز پیش کی ہے کہ گریس کا پرنس جارج طاقتہائے یورپ کی جانب سے کریٹ میں کمشنر ہو +

اُمید کی جاتی ہے کہ پرنس جارج آف گریس دفعتاً کریٹ کو روانہ ہوگا کہ طاقتہائے یورپ کی جانب سے کمشنر جنرلی کا عہدہ لیوے +

لنڈن نومبر ۶ - سفیروں کی جماعت مقیمہ پیکن نے لکرسنگ لی مین سے مطالبہ کیا ہے کہ باغی فوج ۱۵ نومبر تک صوبہ چیلی سے نکالی جاوے + اُنہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر اُن کے مطالبہ پر عمل نہ ہوا تو وہ ریل کی اُس لاین کو اپنی حفاظت میں لے لینگے - جو پیکن سے سمندر کے کنارے تک جاتی ہے +

لنڈن نومبر ۷ - جب انگریزوں نے دھمکی دی کہ ہم تمہارے بارگوں کو گولوں سے اُڑا دینگے تو ترکی فوج کے آخری حصہ نے کینڈیا کو چھوڑا +

لنڈن نومبر ۷ - لارڈ کرزن نے ایک ضیافت کے وقت جو رایل سوسایٹی کلب میں اُن کی تعظیم میں دی گئی آج رات کہا کہ میں ہندوستان کا وایسرائے ہونے کو اپنی خوشی اور فخر کا باعث سمجھتا ہوں کیونکہ ہندوستان امپیریل سسٹم کا مرکز ہے +

افغانستان کی نسبت کہا کہ وہ ہندوستان کے قلعہ کا دروازہ ہے اور یہہ بھی بیان کیا کہ اہل افغانستان سے لین دین کرنے کا بھید اس میں ہے - کہ ہم کو اُن سے ایسا سلوک کرنا چاہئے جیسا کہ آدمیوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں +

لارڈ ممدوح نے ہندوستان کی دیسی افواج کی بہادری اور نمک حلالی کی تعریف کی اور کہا ہمارا قبضہ ہندوستان پر اُس ہی کے بیٹوں کی مدد سے ہے +

بمبئی نومبر ۸ - کل ۷ واردات اور ۱۳ اموات کی رپورٹ کی گئی ہے +

بنگلور نومبر ۷ - سینچر کے روز ۴۴ واردات اور ۴۴ اموات کی رپورٹ ہوئی - اتوار کو ۳۲ واردات اور ۳۶ اموات کی چھاؤنی میں سینچر کو ۱۳ واردات - اتوار کو ۱۷ واردات اور ۱۷ - اموات +

مسٹر ریسی جیمس اردو ڈاکٹر یورپین طاعون سے فوت ہوئے +

مضامین مفید المبتدین

بزرگ ولیم ڈیلگٹی صاحب

کے لکچر پرانے عہدنامہ کی بابت

بقیہ نصیحتیں مندرجہ ذیل ہیں

(۵) نصیحت - گناہ کرنے کے پیشتر انسان کی عقل بڑی تیز تھی (پیدایش ۲ باب ۱۲ آیت سے ۱۴ تک) +

(۶) نصیحت - خوشامد کا نتیجہ بُرا ہوا - اور ہمیشہ بُرا ہوتا ہی (پیدایش ۳ باب ۳ و ۴ آیت) +

(۷) نصیحت - گنہگار ہمیشہ آپ کو چھپاتا ہی (پیدایش ۳ باب ۷ و ۸ آیت) +

(۸) نصیحت - گناہ سے لعنت پیدا ہوتی ہی آدمؑ پر عورتؑ پر - حیوانؑ پر (پیدایش ۳ باب ۱۴ سے ۲۰ آیت تک)

(۹) نصیحت - گناہ کی سزا عوضی پر پڑتی ہی - یعنی گناہ کی سزا قربانی پر (پیدایش ۳ باب ۲۱ آیت) چمڑے کے کُرتے +

(۱۰) نصیحت - پہلے قاین خونی نے ایک شہر اپنے نام پر بنایا (پیدایش ۴ باب ۱۶ و ۱۷ آیت) +

(۱۱) نصیحت - جانوروں کا گوشت کھانا روا ہی - (پیدایش ۹ باب ۳ آیت) +

(۱۲) نصیحت - خدا کی عدالت پہلے پیار تھا (پیدایش ۹ باب ۲ آیت) +

(۱۳) نصیحت - خون کا بدلہ خون ہی (پیدایش ۹ باب ۱۸ و ۱۹ آیت) +

(۱۴) نصیحت - سب بنی آدم نوح کی اولاد سے ہیں (پیدایش ۱۰ باب

خدا کے بیٹے کا محاورہ

خدا کے بیٹے کا محاورہ پرانے عہدنامہ میں ۴ دفعہ آیا ہی - اور کبھی انسان کی بابت بھی کہا گیا ہی (ایوب ۱ باب ۶ آیت (ہوسیع ۱۰ باب ۷ آیت) + دانیل ۳ باب ۲۵ آیت) نبی اللہ خدا کے بیٹے کے ہمشکل تھے (یوحنا ۱ باب ۹ آیت) ۲ قرنتیوں ۵ باب ۱۷ آیت) +

جو مسیح میں ہی نیا مخلوق ہی (یہوداہ ۱۵ باب ۲۷ و ۲۸ آیت) نیا مخلوق -

مسیح کی بابت سات باتیں (پیدایش ۳ باب ۱۵) میں وعدہ ہی اور اُس کی تکمیل (گلتیوں ۴ باب ۴ آیت) میں پوری ہوتی ہی + اور سانپ کی بابت (مکاشفات ۲۰ باب ۲ آیت) پڑھکر دیکھو +

مسیح کی بابت چھ مثالیں ؞

(۱) مثال - اُوجالا یا نور (پیدایش ۱ باب ۳ آیت) یوحنا ۱ باب ۹ آیت) یوحنا ۱۲ باب ۴۶ آیت پڑھکر دیکھو ؞

(۲) مثال - چمڑے کے کُرتے - (پیدایش ۳ باب ۲۱ آیت) ہم مسیح کی راستبازی میں چھپ جاتے ہیں (مکاشفات ۱۹ باب ۸ آیت) +

(۳) مثال - قربانی (پیدایش ۴ باب ۴ آیت) مسیح ہمارے لئے سچی قربانی (عبرانیوں ۹ باب ۱۴ آیت) +

(۴) مثال - کشتی مسیح کی پناہ کی مثال تھی (پیدایش ۷ باب ۱۲ آیت) بمقابلہ (یوحنا ۵ باب ۳۵ آیت) +

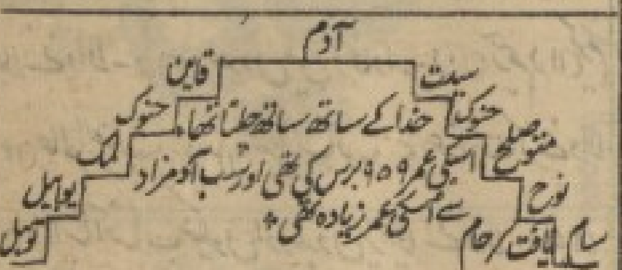
(۵) مثال - آدم مسیح کی مثال تھا (پیدایش پہلا باب) مسیح آدم ثانی بمقابلہ (۱ قرنتیوں ۱۵ باب ۱۵ آیت سے ۲۲ آیت تک)

(۶) مثال - نوح مسیح کی مثال اور کشتی کلیسیاہ کی مثال تھی (پیدایش ۷ باب ۷ آیت) بمقابلہ (عبرانیوں ۱۱ باب ۷ آیت) +

(لوگوں کے ناموں کے مطلب)

اوّل - آدم لال مٹی - دوئم - حوا سب زندوں کی ماں - سوئم - قاین خدا سے پایا - چہارم - ہابل بطلان اس واسطے اس کا نام مٹایا گیا اور پہلا شہید ہی تھا - پنجم - سیت عوضی یعنی ہابیل کا عوضی +

(آدم کا نسب نامہ)



دوسرا حصہ پیدایش کی کتاب کا

سوال ...... اِس حصہ کا کیا نام ہوگا؟

جواب ...... ابرہام

نمبر	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
باب	بلاہٹ	جدائی	فتح	وعدہ	ہاجرہ	ختنہ	سفارش
نمبر	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵ب ۱-۱۵
باب	صدوم	ابی ملک	اسحاق	قربانی	مکفیلا	شادی	موت ۲۵ب ۱۵ آیت

اِن بابوں میں ۱۳ نصیحتیں مندرج ہیں ؞

(۱) نصیحت - اِن کے ساتھ جو پورے فرمانبردار ہونا چاہتے ہیں خدا یہہ وعدہ کرتا ہی (پیدایش ۱۲ باب ۱ سے ۳ آیت تک) بمقابلہ (یوحنا ۱۰ باب ۲۷ آیت)

(۲) نصیحت - وہ جو خدا پر بھروسا رکھتا ہی اندھیرے میں بھی بہتر کی دیکھ سکتا ہی - (پیدایش ۱۲ باب ۱۱ آیت) - ۲ قرنتیوں ۵ باب ۷ آیت +

چند صفات آلہی

(۱) خدا محبت ہے۔ (۲) غصے میں دھیما اور شفقت میں بڑھکر۔ (۳) اُن کو۔ جو کہ اُس کی بارگاہ میں نیک نیتی و صدق دلی سے آتے ہیں قبول کرنے والا (۴) معافی دینے والا (۵) گناہ بخشنیوالا (۶) ہزار پشتوں کے لئے رحم رکھنے والا (۷) گرتوں کو اُٹھانے والا۔ (۸) روحانی مُردوں کو جلانے والا۔ (۹) وعدوں میں وفادار۔ (۱۰) رحیم (۱۱) کریم (۱۲) عالم الغیب۔ (۱۳) ہر ایک کو روزی عنایت کرنے والا (۱۴) اپنا آفتاب نیکوں اور بدوں پر چمکانے والا۔ (۱۵) نیکوں اور بدوں پر بارش برسانے والا۔ (۱۶) ناشکروں پر بھی مہربان (۱۷) بزدلوں کی ہمت بڑھانیوالا (۱۸) کمزوروں کو زور عنایت کرنے والا۔ (۱۹) شیطان کے غلاموں کو اُس کی غلامی سے آزادی دینے والا۔ (۲۰) زندگی دینے والا۔ (۲۱) گم شدہ کو راہ دکھانے والا۔ (۲۲) گناہ سے متنفر مگر گنہگار کو پیار کرنے والا (۲۳) خدا پاک ہے۔ برعکس اُن کے خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ اُن کو جو کہ اُس کی مرضی پر نہیں چلتے اور اُس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے۔ خصوصاً اُس کے بیٹے پر ایمان نہیں لاتے ایک دم میں بھسم کرڈالیگا۔ تیسری و چوتھی پشتوں تک عوض بھی لیگا +

راقم

پربھوداس طالب علم سپرنٹ مشن بورڈنگ سکول گوجرانوالہ

بس جی بس معلوم شد

میں خیال کرتا تھا کہ مولوی نورالدین صاحب بھیروی بمقابلہ دیگر محمدی بھائیوں کے کسیقدر وسیع دل اور عالی دماغ ہیں لیکن میرا وہ ظن اُلٹا ثابت ہوا جبکہ میں نے ایک مہربان سے سنا کہ مولوی صاحب اپنے ایک مرید کو بجواب خط لکھتے ہیں کہ باستثنے حکام دیگر اہل کتابوں سے جو کہ ہمارے ساتھ مباحثہ وغیرہ کرتے ہیں کھانے پینے میں شامل نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اُن کے ساتھ محبت رکھنی چاہئے اب میں مولوی صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر مباحثہ و چھیڑ چھاڑ ہی موجب قطع تعلقات مسطورہ بالا ہے تو حنفیوں و وہابیوں و دیگر محمدیوں کے حق میں آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ جو کہ آپکے میاں مرزا جی کو جھوٹھا نبی و کافر دجال وغیرہ خیال کرتے ہیں۔ اگر آپ اُن کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں تو اپنے کانشنس (ضمیر) اور صداقت قلبی کی سخت مخالفت کرتے ہیں دیگر یہہ امر بھی قابل دریافت ہے کہ (۱) آپکی اس تحریر کا مصداق قرآن ہے یا (۲) خیالی سو اول اگر قرآن ہے تو بصورت تخلف احکام قرآن آپ مورد الزام ہیں کیونکہ ابھی تک محمدی بھائیوں کے ساتھ جو کہ آپکے سخت مخالف ہیں۔ آپکے برابر تعلقات پائے جاتے ہیں اور بصورت دوئم بوجہہ وسوسہ آپ ہر طرح سے پورے معذور ہیں۔ بھلا مولوی صاحب مسیحیوں پر ایسی کیا بلا آپڑی ہے کہ وہ آپ جیسے عداوت کیش اور کینہ فطرت

نوٹ: اصلی سوالوں کو اور اُن کے جوابی کارڈ کو جو مولوی نورالدین نے قادیان سے بھیجا تھا اپنے مرید کو وہ بھی جلد ارسال خدمت کرینگے تاکہ پبلک کو معلوم ہو کہ محمدیت کا اثر کیسا ہے اور اس کی خیر خواہی بنی آدم کے لئے کہاں تک ہے۔ بی۔ اے۔ ایس +

کہ خواہ مخواہ بیکس بر باد گناہ لازم اپنی دعوت میں شامل کرکے اپنی طبیعت کو منفعل کریں۔ باقی رہا حکام سو اُنکو آپکی پرواہ ہی نہیں وہ جب کبھی چاہیں بذریعہ سمن آپکی ملاقات کرسکتے ہیں۔ یہہ ایک قدرتی قانون ہے کہ جب عفونتی مواد کا اجرا بند کیا جائے تو وہ اندر ہی اندر متعفن ہوکر تمام اعضاء کو گندہ کردیتا ہے۔ پہلے میاں مرزا صاحب کی طبیعت ایسی آوارہ اور بے لگام ہوگئی تھی کہ جو کچھ خیال میں آیا کہدیا۔ یا لکھدیا۔ کبھی دیانندی آریا سماجیوں کو گالیاں اور کبھی مسیحیوں کی سمع خراشی۔ جبکہ میاں مرزا صاحب کی یہہ خرابی حد سے بڑھ گئی تو جہاں ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور نے ایک مقدمہ میں جس کا ذکر کرنا یہاں فضول معلوم ہوتا ہے۔ میرزا صاحب کی طبیعت کو درست کرنے کے لئے بلاکر سمجھایا کہ آپ کو ایسی پیش گوئیوں اور سخت کلامیوں سے باز آنا چاہیئے تو پھر مرزا نے اپنے مریدوں کو لکھا کہ "اب ہم لوگوں کو ایسی سخت کلامیوں سے باز آنا چاہیئے +

لیجئے اب اُسی قلبی دشمنی نے دوسرا ڈھنگ اختیار کیا ہے کہ مسیحیوں اور دیگر اہل کتاب سے عام نفرت کا سلسلہ نکالا جیسا کہ لوقا ۶: ۴۵ میں مسیح کا قول یاد آیا ہے "اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی اپنے دل کے بُرے خزانے سے بُری چیزیں باہر لاتا ہے کیونکہ جو دل میں بھرا ہے سوہی منہہ پر آتا ہے" +

راقم

بی۔ اے۔ سٹرف بھیرہ

لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ۲۵۔ ہندو ۱۵۔ کل ۴۰۔

تعداد اموات مسلمان ۲۰۔ ہندو ۱۴۔ کل ۳۴۔

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وایلی کے اہتمام سے چھپا